سوال

(253) دھوپ میں رکھے ہوئے پانی کا حکم

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

وضو اور غسل میں اس کا ستعمال بلا کراہیت جائز ہے چنانچہ میزان شعرانی میں ہے۔

ومن ذلک قول الائمة الثلاثة بعدم کراهة استعمال الماء المشمس فی الطهارة مع الاصح من مذهب الشافعی من کراهية استعماله فالاول مخفف والثانی مشدد فرجع الی مرتبتی المیزان ووجه الاول عدم صحة دليل فيه فلو انه كان يضر الامة لبينه لهم رسول الله صلی الله عليه وسلم ولو فی حديث واحد اما والاثر فی ذلک عن عمر رضی الله عنه فضعيف جدا فبقی الامر فيه علی الاباحة[1]

(اس سلسلے میں آئمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ طہارت کے لیے ماے مشمس (دھوپ میں گرم ہونے والا پانی) کا استعمال مکروہ نہیں ہے جب کہ صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایسے پانی کے استعمال کی کراہیت کے قائل ہیں۔ پہلے قول میں آسانی ہے جب کہ دوسرے قول میں شدت پائی جاتی ہے پہلے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس پانی کے استعمال میں کراہیت کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں ہے تو یہ دونوں ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھے جائیں گے۔ اگر ایسا پانی نقصان دہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرما دیتے چاہے کسی ایک حدیث ہی میں سہی اور اس کے متعلق میں جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اثر مروی ہے وہ انتہائی ضعیف ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ایسا پانی استعمال کرنا مباح اور جائز ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانی کو تاب آفتاب میں گرم ہونے کو رکھا واسطے غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ (واللہ اعلم) کتبہ: محمد علی اطہر، غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اس بارے میں کہ دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضو اور غسل میں استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟ کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہوتی ہاں اگر طبی پر اس پانی کا استعمال مضر ثابت ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہوگا ورنہ جائز۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

---

[1]۔ المیزان للشیرانی (331/1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05